27036 ـ جہان میں ہر چیز کا اللہ تعالی کو سجدہ کرنا

سوال

سورۃ الحج کی آیت نمبر (18) میں ہے کہ جانوروں کے سجدہ کا ذکر ہے، اس سجدہ کی کیا کیفیت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اس جہان میں جو بھی مخلوقات ہیں وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتی ہیں، یا تو یہ عبادت اختیاری ہے، یا پھر جبرا...

مومن اور مسلمان شخص اللہ تعالی کی عبادت اختیارا کرتا ہے، اور اسے اس کا اجروثواب بھی حاصل ہوتا ہے، اور اگر وہ اپنے رب سے دور بھاگنے والا ہو اور اس کی عبادت کو ترك کردے تو اس کے جسم کا انگ انگ اور جسم میں پائی جانے والی ہر چیز اللہ سبحانہ وتعالی کی عبادت کرتی ہے، لیکن ہم اپنی ناقص عقل اور حواس کی بنا پر اس تسبیح کو نہ تو محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ساتوں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ان میں ہے اسی (اللہ تعالی) کی تسبیح کر رہے ہیں، ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو، ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے، وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے الاسراء (44).

مقصد یہ کہ ساری کی ساری مخلوق اللہ تعالی کے مطیع ہے، اور اس کی عبادت گزار ہے، وہ عبادت اسی طرح کرتی ہے جس طرح اس کی حالت اور وضع کے لائق ہو، لہذا سورج، چاند، ستارے، اور درخت, جانور، یہ سب کے سب اللہ تعالی کے مطیع ہیں، اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں، اور ہر ایك اسی طرح عبادت کرتا ہے جس طرح اس کے لائق ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

كیا آپ دیكھ نہیں رہے كہ سب آسمانوں والے، اور سب زمینوں والے اللہ تعالی كے سامنے سجدہ میں ہیں، اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی، ہاں بہت سے ایسےبھی ہیں جن پر عذاب كا مقولہ ثابت ہو چكا ہے، جسے رب ذلیل كرے اسے كوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ تعالی جو چاہتا ہے كرتا ہے الحج (18).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ تعالی كا فرمان اس طرح ہے:

كیا انہوں نے اللہ تعالی كی مخلوق میں سے كسی كو بھی نہیں دیكھا؟ كہ اس كے سائے دائیں بائیں جھك جھك كر اللہ تعالی كے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں اور عاجزی كا اظہار كرتے ہیں، یقینا آسمان و زمین كے كل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالی كے سامنے سجدے كرتے ہیں، اور ذرا بھی تكبر نہیں كرتے النحل (48 ـ 49).

امام ابن كثیر رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

(اللہ سبحانہ وتعالی اپنی عظمت و جلال اور كبریائی كی خبر دے رہے ہیں جس كے سامنے ہر چیز مطیع ہے اور جھكی ہوئی ہے، اور مخلوقات كی ساری اقسام اور اس كے خاندان اسی كے مطیع اور فرمانبردار ہیں؛ چاہے وہ جمادات ہیں یا حیوانات، اور چاہے وہ انسانوں اور جنوں اور فرشتوں كی شكل میں مكلف ہیں.

تو اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے كہ جس چیز كا بھی سایہ ہے وہ دائیں بائیں یعنی صبح اور شام جھكتا ہے، كیونكہ وہ اللہ تعالی كو سجدہ كر رہا ہے، مجاھد رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں: جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر چیز اللہ عز وجل كے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی ہے).

لھذا اللہ سبحانہ وتعالی نے كل كائنات كے سجدوں كو ثابت كیا ہے، اور بعض كے سجدے كی كیفیت بھی بیان كی كہ اس كا دائیں بائیں جھكنا سجدہ ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا كہ اس كا سجدہ سات اعضاء پر ہو، جبكہ یہ سجدہ تو مسلمانوں كے ساتھ خاص ہے، لیكن باقی كائنات كا سجدہ ہر مخلوق كی حالت اور جس طرح اس كے لائق ہے.

اس سے ثابت ہوتا ہے كہ ان سجدوں سے حقیقی سجدہ مراد ہے، جو پہلے ہی نص سے ظاہر ہے، اور جب آیت كو اس ظاہر پر محمول كرنے میں كوئی صحیح مانع وارد نہ ہو تو اسے لینا واجب ہے، اور اس كی تاكید اس سے بھی ہوتی ہے كہ سورج، چاند، اور ستاروں، اور جانوروں كے سجدے كو فرشتوں اور بشر كے سجدے پر عطف كیا گیا ہے، جو كہ كائنات كے اس سجدے كی حقیقت پر دلالت كرتا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اور سجدہ قنوت کی جنس سے ہے، کیونکہ سجدہ ساری مخلوق کو شامل ہے، جو کہ غایت اور انتہائی درجہ کی عاجزی اور ذلت ہے، اور ہر مخلوق اللہ تعالی کی عظمت کی بنا پر اس کے سامنے عاجز ہے، اور اس کی عزت کی بنا پر اس کے ذلیل ہے، اور اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہوا ہے.

اور یہ لازم نہیں کہ ہر چیز کا سجدہ انسان کںطرح سات اعضاء پر اور زمین پر پیشانی رکھنے سے ہی ہوتا ہو، کیونکہ یہ سجدہ تو انسان کے ساتھ خاص ہے، اور کچھ امتیں ایسی ہیں جو جھکتی ہیں اور سجدہ نہیں کرتیں، اور اس سجدہ یہی ہے.

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور زبان سے حطة کے الفاظ ادا کرو.

انہیں تو یہ کہا گیا کہ تم جھکتے ہوئے داخل ہو جاؤ، اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو پہلو کے بل سجدہ کرتے ہیں، مثلا یہودی، لھذا سجدہ اسم جنس ہے، جب مسلمانوں کا سجدہ عام ہو چکا اور پھیل چکا تو بہت سے لوگوں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا کہ ہر ایك کا سجدہ بھی اسی طرح کا ہے، جیسا کہ قنوت میں ہے)

دیکھیں: جامع الرسائل (1 / 27).

اور ایك دوسری کتاب میں شیخ الاسلام کا کہنا ہے:

(اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حال ہوتا ہے، ان مخلوقات کا سجدہ پیشانی زمین پر رکھنا نہیں ہے)

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 284).

ان مخلوقات کے اس سجدہ میں جو کچھ داخل ہے اس میں ان مخلوقات کا مکمل طور پر اللہ تعالی کے لیے مطیع ہونا اور اس کے سامنے سرتسلیم خم کرنا، اور اس کی ربوبیت و عظیم عزت اور بادشاہی کے سامنے کم تر ہونا ہے.

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ ذل اور قھرو عاجزی کا سجدہ ہے، لھذا ہر کوئی اس کی ربوبیت کے سامنے جھکا ہوا عاجز ہے، اس کی عزت کے سامنے ذلیل ہے، اور اس کے بادشاہی کے سامنے مقھور ہے"

دیکھیں: مدارج السالکین (1 / 107).

اور اس طرح ان مخلوقات کا سجدہ حقیقت پر مبنی ہے، جس طرح ان مخلوقات کے لائق ہے اسی طرح وہ سجدہ کرتی ہیں، تو اسطرح انسان کا سجدہ وہی ہے جو اس کے لائق ہے، اور اس کی کیفیت وہی ہے جو معروف اور عام کہ انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، اور سورج کا سجدہ اس کے جس طرح لائق ہے وہ سجدہ کرتا جیسا کہ صحیح حدیث میں میں وارد ہے کہ:

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورج غروب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں گیا ہے؟

تو میں نے عرض کی: اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرے گا اور اللہ تعالی سے طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا تو اسے اجازت دے دی جائے گی، اور ہو سکتا ہے کہ وہ سجدہ کرے اور اس کا یہ سجدہ قبول نہ کیا جائے، اور اجازت طلب کرے تو اسے اجازت بھی نہ دی جائے، بلکہ اسے کہا جائے گا جہاں سے آئے ہو وہیں سے پلٹ جاؤ، تو سورج مغرب سے طلوع ہو گا, اور یہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے:

اور سورج اپنے مدار اور مستقر میں تیر رہا ہے، یہ غالب اور علم رکھنے والے کی تقدیر ہے.

دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (3199).

تو سورج کا سجدہ حقیقی سجدہ ہے، جس طرح سورج کو مناسب اور اس کے لائق ہے، لیکن وہ عرش کے نیچے اللہ تعالی کو کیسے سجدہ کرتا ہے اس کی کیفیت کیا ہے؟

اس سجدے كى كيفيت تو اللہ سبحانہ وتعالى ہى جانتا ہے، اور حديث كا ظاہر تو اس كا انكار كرتا ہے كہ سورج كے سجدہ كرنے كا معنى صرف اللہ تعالى كے حكم كے سامنے سر تسليم خم كرنا اور اس كى اطاعت كے ليے مطيع ہو، بلكہ يہ عاجزى و انكسارى اور ذلت، اور اس كے سامنے حقيقى سجدہ كرتے ہوئے اس كى اطاعت و فرمانبردارى كرنا ہے، جس كى ہميں كيفيت معلوم نہيں، اور چاند اور جانوروں اور باقى سارى كائنات كے سجدہ كے متعلق بھى يہى كہا جائے كہ ہر ايك كا سجدہ اسى طرح ہے جس طرح كے اس كے مناسب اور لائق ہے.

لهذا ايك مومن اورمسلمان شخص پر واجب اور ضرورى ہے كہ وہ مخلوقات ميں كسى مخلوق كے سجدہ كى كيفيت سے جاہل ہونے كى بنا پر اس سجدے كى تصديق اور ايمان لانے كے ليے اسے مانع نہ بنائے، بلكہ اللہ تعالى نے جو كچھ بتايا اور جس چيز كى خبر دى ہے كہ كائنات اسے سجدہ كرتى ہے اسے اس پر ايمان لانا واجب ہے.

واللہ اعلم .